

فالوں حجر



حسین حجر

فالوس حرم

(حمد و نعم)



حسین سحر



سحر سنز لاہور / ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

انساب

اپنی پیاری بیٹیوں
فوزیہ طاہر اور عافیہ مظاہر
کے نام

اشاعت اول 2008
اهتمام الگتاب گرفخس پل شوالہ ملتان
عکاسی تصویر سروق: شہروز حسین
ناشر سحر سنز لاہور / ملتان
قیمت 200/- روپے
یواں ڈالر: 10\$
amarati درهم: 25

ملنے کا پتا

کتاب گر حسن آرکید ملتان چھاؤنی
ابو میسون اللہ بخش نے عائلہ پترز سے چھپوا کر الگتاب گرفخس ملتان سے شائع کی

ISBN-978-969-9337-12-3

www.furqaneazeem.com.

43	جمال جلوہ وارین دیکھیں	-۱۲
45	کرب ورنج غم جو تھا شہر جاں سے دوری میں	-۱۳
47	نشاہ بھر میں دیکھا جو جاں باب مجھ کو	-۱۴
49	آیا ہے ان کا نام تو نکہت فراہو کیں	-۱۵
51	در شمع نہادا ہے میر امطاف	-۱۶
53	شناگروں میں جوان کے شمار ہو جائے	-۱۷
55	یوں ہم ان کا آستان دیکھا کے	-۱۸
57	نہیں کچھا ورنقٹا پنی یادویں مجھ کو	-۱۹
59	حتمیں ہیں ہم بد مر شہر نبی کی طرف	-۲۰
61	نو رحمت کی کرن مدپسہ ہے	-۲۱
63	مل جائے گا جست کا پا شہر نبی سے	-۲۲
65	جهان کے چڑھہ نہیں پگولیا تل مدپسہ ہے	-۲۳
67	مقدار کاستارہ سامنے ہے	-۲۴
69	کے علم کیا ہے شوکت و رفت مدینے کی	-۲۵
71	اس طرح امام و در شہر پیغمبر دیکھئے	-۲۶
73	جو چاہتا ہو جانتا آب وہو ائے خلد	-۲۷
75	یہ کیسا نور طیبہ کی فضاؤں میں ہالیا ہے!	-۲۸
77	کہاں وہن میں زبان ہے حضور کے در پر؟	-۲۹
79	جلوہ مٹس اٹھجی کو دیکھتے	-۳۰
81	شہر نبی کی آب وہو اعلے کے جاؤں گا	-۳۱
83	اک عمر عقیدت کی جولوں میں پلی ہے	-۳۲

تشکیل

حمد و مناجات:

۱۔ خدا واحد بھی ہے اور ہے واحد بھی

۲۔ ممکن ہی نہیں ہرگز جب حق ہوا دیتا

۳۔ اے خداوندو قاضی الجاجات

۴۔ خدا کی معرفت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا

۵۔ نہ شوکت اور نہ سیم وزرعطا ہو

نعتیں:

۱۔ میں رواں ہوں شوق سے کچھ یوں مدینے کی طرف

۲۔ مری دعاوں میں اتنا اڑنظر آئے

۳۔ ہوائے کوئے مدپسہ نصیب ہو جائے

۴۔ یوں ہوں میں محوس فر شہر نبی کی جانب

۵۔ راہ طیبہ پر یوں میں رواں ہوں

۶۔ منزل طیبہ کی جانب رہ گز رہے سامنے

۷۔ شہر طیبہ کی ہوا آہستہ چل

۸۔ رواں یوں شہر احمدی طرف ہوں

۹۔ کتنے خوش قسمت و خوش بخت مسافر ہوں گے

۱۰۔ یوں نلام حاضر ہے آستان رحمت پر

۱۱۔ گنبد خضراء ہے میرے سامنے

127	وہ جس نے رہ دکھائی تلفوں کو	- ۵۳	85	ہماری سمت پڑھم نور کچھے	- ۲۲
129	نوازا جو شہرِ ذی شان تو نے	- ۵۵	87	آپ کی دلیزی سے جو بے مری وابستگی	- ۲۲
131	پڑھم رحمت ہو سدا خیر البشر	- ۵۶	89	آسمان پر بھلا وہ کہاں رفتیں	- ۲۵
133	زیست میں گرنمو چاہئے	- ۵۷	91	کبھی جو سامنے وہ رہک طور آجائے	- ۲۶
135	دہر میں وہ شہر بے ظیر آپ ہیں	- ۵۸	93	چلو پھر بزرگنگد کا نثارہ دیکھ لیتے ہیں	- ۲۷
137	عزت و شان رسالتِ ختم ہے	- ۵۹	95	دل میں خوبیوں درودا پنے بسا کر دیکھنا	- ۲۸
139	عشق سرکار کا تم کو بھی یہ معیار ملے	- ۶۰	97	ہمیں طیبہ کی چھاؤں سے نوازا	- ۲۹
141	ان کا پھر ہ روشنی ان کا سراپا روشنی	- ۶۱	99	غلام ان کے وراء چڑا کاں دیکھ لیتے ہیں	- ۳۰
143	ہماری زیست کی خاطر نصاب دیتے ہیں	- ۶۲	101	جمال گنبد خضراء دکھائی دیتا ہے	- ۳۱
145	دل میں گروشنی چاہئے	- ۶۳	103	سوائے نامِ شلب پر نہیں ہے	- ۳۲
147	ریاضیِ ہستی میں اپسے آئے امین و صادق	- ۶۴	105	یہ ہر اک سمت جو دیوانے ہی دیوانے ہیں	- ۳۳
149	نسبت ہوئی ہے جب سے شہر والا شان سے	- ۶۵	107	سایہِ روشنہ سرکار میں آ کر دیکھو	- ۳۴
151	دیکھے کوئی یہ شان یہ شوکت حضورگی	- ۶۶	109	میں نے آہوں سے اپنی جو دیں دیکھیں	- ۳۵
153	نبی کے حسنِ قبیم کا استعارہ ہے	- ۶۷	111	ان کے قدموں کی خاک ہو جاؤں	- ۳۶
155	صفاتِ ذاتِ نبی کا شمار کوئی نہیں	- ۶۸	113	مری آنکھوں میں جو خوبی ریاں ہیں	- ۳۷
157	بس اک یہی علاج ہے مجھ تختن کام کا	- ۶۹	115	صدرِ رہک لگستانِ ارم پر پھر گئی	- ۳۸
159	کیا عزت و اکرام ہے کیا جاہِ خشم ہے!	- ۷۰	117	جب عیاں وہ ذات ہو گئی	- ۳۹
◎ ◎ ◎					
			119	ہر طرفِ رحمتوں کی گھٹا چھا گئی	- ۴۰
			121	پھول کھلتے ہیں اک تبسم سے	- ۴۱
			123	صد شکرِ مصطفیٰ سا ہمیں رہنمala	- ۴۲
			125	جو یہ سوچیں تو ہوتی ہے خوشی کم	- ۴۳

حمد

خدا واحد بھی ہے اور ہے احد بھی
اُسی کی ذاتِ والا ہے صمد بھی

علاق سے وہ ہستی ہے مبرا
وہی ہے لَمْ پَلَدْ اور لَمْ يُلَدْ بھی

وہی آتا و مولیٰ ہے سبھی کا
اُسی کے نیک بھی ہیں اور بد بھی

وہی تھار بھی جبار بھی ہے
نہیں اُس کے کرم کی کوئی خد بھی

وہی خالق ازل کی ہے سحر کا
وہی ہے مالک شامِ بد بھی

ممکن ہی نہیں ہرگز جب حق ہو ادا تیرا
پھر کیسے کوئی بندہ ہو حمد سرا تیرا؟

معلوم نہیں مجھ کو تو صیف ہے کیا تیری؟
بس نام مرے لب پر ہے صبح و مسا تیرا

مہر و مہ و انجم ہیں تشیع کناں ہر دم
دم بھرتے ہیں ہر ساعت یہ ارض و سما تیرا

کوئین میں ہر جانب تیری ہی حکومت ہے
محکوم ہے ہر ذرہ اے فرمان روا! تیرا

حمد

جتنے بھی سہارے ہیں ہیکار سہارے ہیں
بس ایک سہارا ہے دنیا میں بڑا تیرا

میں بندہ فانی ہوں تقدیر فنا میری
دائم ہے تری ہستی ہے دار بقا تیرا

کیا اس سے بھلا برداھ کر فیضت بھی کوئی ہوگی؟
بندہ ہے سحر عاجز اے میرے خدا تیرا

اے خداوند و تاضی الحاجات
تجھ سے مخفی نہیں مرے حالات

کیا ضروری ہے میں زبان سے کہوں
تجھ پہ ظاہر ہے میری اک اک بات

میری کیا حیثیت ترے آگے؟
میں ہوں اک بے نشان و بے اوقات

ہے ترا ذکر وجہِ اطمینان
ہے تیرا نام رشک قند و نبات

یوں ترے آستاں پہ آیا ہوں
آنکھ میں آنسوؤں کی ہے سونات

مناجات

کی جو پہلی نگاہ کعبہ پر
دل سے نکلے تمام لات و منات

میں جو محِ طواف کعبہ ہوں
میرے ہر سو بے نور کی بر سات

حمد و نعمت

خدا کی معرفت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا
جو آجائے سمجھ میں وہ خدا ہو ہی نہیں سکتا

بے کون اُس کے سوا خالق بھلا دفون جہانوں کا؟
کوئی بھی صاحبِ عرشِ علی ہو ہی نہیں سکتا

اُسی کی بارگاہ میں زینب دیتے ہیں سمجھی بحدے
کوئی معبدِ حق اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا

خدا مارج جس ذاتِ مقدس کا ہے قرآن میں
بشر اس کا کوئی مدحت سرا ہو ہی نہیں سکتا

ترے محبوب کے نقوشِ قدم
ہیں مرے واسطے صراطِ نجات

مجھ کو مالک! مرا پتا دے دے
کر عنایت مجھے شعورِ حیات

بنش دے علم و آنکھی کا نور
ڈور کر مجھ سے جہل کی ظلمات

کر مری زندگی کو رشکِ سحر
روح پر چھا گئی ہے گھری رات

نہایت غور سے دیکھی ہے تاریخ بشر،
مُحَمَّد مصطفیٰؑ سا دوسرا ہو ہی نہیں سکتا

محمدؐ خاتم پیغمبر اس ہیں رحمتِ عالم
کسی کو مرتبہ ایسا عطا ہو ہی نہیں سکتا

چمکتا ہے سورج جو چاند بن کر خاک طیبہ پر
کسی بھی اور کا یہ نقش پا ہو ہی نہیں سکتا

دعا

نہ شوکت اور نہ سیم و زر عطا ہو
دل بیدار ، پشم تر عطا ہو

ہو میرے سامنے جلوہ حرم کا
نظر کو بس یہی منظر عطا ہو

نہیں کچھ چاہتا اس کے سوا میں
ولائے آل پیغمبر عطا ہو

ہو عشقِ مصطفیٰ کا جس میں سودا
اللہ مجھ کو ایسا سر عطا ہو

پنچ جاؤں تحر جس سے میں طیبہ
مجھے پرواز کو وہ پر عطا ہو

نعتیں

کاش موت آئے مدینے کی نضاوں میں مجھے
ایسا مرتا اک قدم آگے ہے جسینے کی طرف

جستِ اعلیٰ کی خوبصورتِ حیاتِ افروز بھی
دیکھتی ہے رشک سے ان کے پسینے کی طرف

موجِ طوفان سے بچاتی ہے ولانے الیت
کیوں نہ بڑھ جاؤں میں بخشش کے سفینے کی طرف

محمدِ حب کے میں دنیا و ما فیها سے ہوں
دھیانِ میرا جامِ کوثر کے ہے پسینے کی طرف

ہیں بھیضِ ساقیِ رحمتِ سحرِ سرشارِ دل
بے توجہ ان کی اک اک آسمانیے کی طرف



میں رواں ہوں شوق سے کچھ یوں مدینے کی طرف
اک تھی داماں بڑھے جیسے خزینے کی طرف

دیکھتے ہی نقشِ پا ان کا جھکا دینا ہوں سر
راستہ جاتا ہے یہ رحمت کے زینے کی طرف

ان کی یاد آئی تو کیسے جگہا اٹھا ہے دل
دیکھتے ہیں مہر و مہ بھی اس سنگینے کی طرف

نامِ نامی آپ کا دھرا رہی ہیں دھر کنیں
بارشی انوار ہے اک میرے سینے کی طرف

کوئی جو غور سے دیکھے حقیقتِ معراج
مقامِ عرش سے آگے بشر نظر آئے

تجالیوں کی وہ بارش ہے ان کے درپر سحر
نظر کی بھیک لئے دیدہ و رونظر آئے



مری دعاؤں میں اتنا اڑ نظر آئے
کہ آنکھ کھولوں تو بس ان کا درنظر آئے

یہی نظارہ مجھے پشم تر ! نظر آئے
کہ سامنے مجھے ان کا گمراہ نظر آئے

ستونِ مسجدِ طیبہ کے جب بھی دیکھے ہیں
ریاضِ خلد کے مجھ کو شجر نظر آئے

ہو جس میں عشق رسول امام کی گرمی
وہ قلب اور وہ سینہ نصیب ہو جائے

مہک اٹھے گی زمیں عطر بیز پھولوں سے
جو مصطفیٰ کا پینہ نصیب ہو جائے

ہو اہل بیت میں اک اک کی معرفت حاصل
تو اونج زینہ بہ زینہ نصیب ہو جائے

تمام شعر سحر نعمت کے چمک اٹھیں
جو حرف حرف گنگینہ نصیب ہو جائے

ہوائے کوئے مدینہ نصیب ہو جائے
تو رحمتوں کا خزینہ نصیب ہو جائے

بہیں جو آنکھ سے بیمارختہ مرے آنسو
تو بندگی کا قرینہ نصیب ہو جائے

ربے نہ خوف مجھے معصیت کے طوفاں کا
نجات کا جو سفینہ نصیب ہو جائے

ملے جو آپ کے قدموں کی خاک کا ذرہ
تو نورِ وادی سینا نصیب ہو جائے



آپ چاہیں تو یہ معمور ہو اک لمحے میں
اک نظر ہو مرے دامانِ تھی کی جانب

ڈھونڈنے نقشِ کفِ پائے شہرِ دو عالم
قدم اٹھتے ہیں سحرِ ان کی گلی کی جانب



یوں ہوں میں محو سفرِ شہرِ نبی کی جانب
موچِ مضطرب ہو رواں جیسے ندی کی جانب

ساقی کوڑ و تنسیم سے ہوں عرضِ گزار
پشمِ رحمت ہو مری تشنہِ بی کی جانب

ان کی محفل میں گنہگار بھی اہرار بھی ہیں
ہے مگر لطف و کرم ان کا سبھی کی جانب

درِ رحمت کے گداوں کو نہیں فکرِ طلب
سب کے سب دیکھتے ہیں دستِ تختی کی جانب

بزر گنبد کے سائے میں رہ کر
میں ملکیں ریاض جناب ہوں

سود مندی مری آپ سے ہے
ورنہ میں تو زیاد ہی زیاد ہوں

اے سحر یہ بھی ان کا کرم ہے
میں جو آج ان کا اک مدح خواں ہوں

راو طیبہ پہ یوں میں رواں ہوں
جیسے جریل کا ہم عنان ہوں

ان کے نقشِ قدم پر جیسی ہے
خاک ہو کر بھی میں آسمان ہوں

خاکِ طیبہ ہے چہرے پہ میرے
رشکِ مہر و مہ و کہکشاں ہوں

ان کے دربار میں ہوں میں حاضر
ماورائے زمان و مکاں ہوں



خاک ہے ان کے قدم کی میری پیشائی کا نور
میری دیرینہ دعاؤں کا اثر ہے سامنے

ہے زمانے کی نظر معراج کی شب پر تحر
انہائے عظمتِ نوع بشر ہے سامنے



منزل طیبہ کی جانب رہ گزر ہے سامنے
آج میری آرزوؤں کا شر ہے سامنے

رحمتیں ہی رحمتیں ہیں جس کے چار طرف میں
رحمت الاعلیٰ میں کا وہ گھر ہے سامنے

یہ نظارہ اس نے دکھلایا خدا کا شکر ہے
گندم خضرا وہ روپہ اور وہ در ہے سامنے

رکھ تقاضائے ادب پیش نظر
اے دل سیماں پا! آہتہ چل

بے تھاشا دھڑکنوں کے شور سے
ہو نہ اک محشر پا آہتہ چل

ہے کہاں روپسہ کہاں محراب ہے؟
مجھ کو اک اک شے دکھا آہتہ چل

یہ ہے طیبہ کی نضاۓ مستجاب
ماگنے دے اک دعا آہتہ چل

نعت کے میدان میں محتاط رہ
اے مری فکرِ رسا! آہتہ چل

یہ ہے شہرِ خواجہ شام و سحر
گردشِ ارض و سما! آہتہ چل



شہر طیبہ کی ہوا آہتہ چل
تو ہے میری رہنمای آہتہ چل

مذوق کے بعد پہنچا ہوں یہاں
میری بے چینی بجا آہتہ چل

اس میں شامل ہیں مہرو نجوم
خاک ہے یہ کیمیا آہتہ چل

دیکھ ہو جائے نہ کچھ سونے ادب
سامنے ہے نقش پا آہتہ چل

نہیں میرے لئے اب کوئی مشکل
غلامِ درگاہ شاہ نجف ہوں

ڈرانے گا مجھے کیسے زمانہ؟
تھر جب میں امین لاتھف ہوں



روان یوں شہرِ احمدؐ کی طرف ہوں
کہ میں لرزہ بجاں ہوں سربکف ہوں

پچا لیجے مجھے اے میرے آقا!
میں دنیا کے مصائب کا ہدف ہوں

نظر سے آئندہ مجھ کو بنا دیں
وگرنہ میں تو کم مایہ خزاف ہوں

نہیں مجھ میں کسی گوہر کی خوبی
کہ میں بے آب اک خالی صدف ہوں

ائٹک ہی حالتِ دل در پر کریں گے ظاہر
میرے الفاظ تو اظہار سے تماصر ہوں گے

اپنی آنکھوں سے جو دیدار نہیں کرتے تھے
کس قدر ان کے حسین باطن و ظاہر ہوں گے

ان سے پہلے نہ کوئی بعد میں ان کے ہے نہیں
وہی اول ہیں سمجھی سے وہی آخر ہوں گے

آسرا جن کا رہا ہے ہمیں اس دنیا میں
حشر کے دن بھی وہی حامی و ناصر ہوں گے

کعب و حسان، رضا، سعدی، و جامی، اقبال
کتنی عزت کے سحرِ اہل یہ شاعر ہوں گے



کتنے خوش قسمت و خوش بخت مسافر ہوں گے
آستانِ شہ وala پر جو حاضر ہوں گے

اڑتے پھرتے ہیں جو طیبہ کی فضا میں ہر سو
وہ فرشتے ترے دربار کے طار ہوں گے

جو نظر آتے ہیں جنت کی خلک چھاؤں میں
بالیقین گنبدِ خضرا کے وہ زار ہوں گے

دیکھنے دو مجھے جی بھر کے حرم کے جلوے
پھر نصیبوں میں کہاں ایسے مناظر ہوں گے؟

گرمی قیامت کے یہ ستائے ہیں شاید
اک ہجوم سا جو ہے سائبانِ رحمت پر

جھوم جھوم اٹھتے ہیں قدسیوں کے دل سن کر
رحمتیں برسی ہیں مدح خوانِ رحمت پر

ایک جان ہے میری اس کی حیثیت کیا ہے؟
ہوں نثار سو جائیں ایک جانِ رحمت پر

حشر میں سحر میری وجہ مغفرت ہوگا
اک نیا قصیدہ ہے جو یہ شانِ رحمت پر

یوں غلام حاضر ہے آستانِ رحمت پر
جیسے ذرا کی آسمانِ رحمت پر

ہے بہشت کا جلوہ عکسِ گنبدِ خضرا
خلدر لشک کرتی ہے اس نثارِ رحمت پر

دو جہاں کے خالق کی ہے رضا کے وہ تابع
حرف جو بھی آیا ہے اُس زبانِ رحمت پر

ڈر ہو کیوں سخنے کو موجہِ تلاطم کا
جب ہمیں بھروسہ ہے باوبانِ رحمت پر



آنکھ میں ہے مہر و مہ کی روشنی
کس کا نقش پا ہے میرے سامنے؟

میں بھلک سکتا نہیں ہرگز حر
آپ کا رستا ہے میرے سامنے



گندہ خضرا ہے میرے سامنے
عرش کا سایہ ہے میرے سامنے

روح میری کیوں نہ پھر سیراب ہو
فیض کا دریا ہے میرے سامنے

جس پر قرباں ہوں دو عالم کے چون
ایک وہ صحراء ہے میرے سامنے

جو دیکھیں سبز گنبد کا نقارہ
وہ نور جلوہ قوسین دیکھیں

آخر فکر و نظر کی روشنی کو
در پاک شہ کو نیں دیکھیں



جمال جلوہ داریں دیکھیں
حریم خواجہ کو نیں دیکھیں

کریں شہر محمد کا تصور
اگر دل کو کبھی بے چین دیکھیں

جو چاہیں باغِ جنت کی زیارت
در و منبر کے وہ مائین دیکھیں

جو چاہیں دیکھنا تاجِ شہی کو
وہ ان کے پاؤں کے نعلین دیکھیں

نیر گنبدِ خضرا نعت ہے سدا جاری
قدسیوں کے ہونٹوں پر اچھا زبوری میں

میکدے میں دنیا کے وہ کبھی نہیں ملتی
کیفیتِ سحر جو ہے بادہ طہوری میں



کرب و رنج و غم جو تھا شہرِ جاں سے دوری میں
دل سے مت گیا یکسر آپ کی حضوری میں

بارگاہِ انور میں جو تجلیاں دیکھیں
بے کہاں جھلک ان کی جلوہ گاہ طوری میں

جب سے ہو کے آیا ہوں میں ریاضی جنم سے
جی نہیں مرا لگتا گلتانِ حوری میں

ایسی بیقراری پر سو قرار ہوں قرباں
کیفیتِ سکون کی ہے دل کی ناصبوری میں

ضرورِ خواب میں دیکھا ہے جلوہ طیبہ
نہیں نظر کا ملا کیف ہے سببِ مجھ کو

ہوجس میں یادِ نبی کی شعاعوں کا جلوہ
عزیز بڑھ کے تحرتے بھی ہے وہ شبِ مجھ کو



نشارِ هجر میں دیکھا جو جاں بلبِ مجھ کو
شہِ عرب نے مدینے کیا طلبِ مجھ کو

میں نگ و نام و نشان سے تھا مطلقَ ناری
غلامِ شہ کا دیا عشق نے لقبِ مجھ کو

زبان سے کبھی نوبت نہ آئی کہنے کی
عطای کیا مرے آتا نے بے طلبِ مجھ کو

ان ہی سے مستیر رُخ آفتاب ہے
کرنیں تمام آپ کا جو نقش پا ہوئیں

بابِ حرم کو دیکھا تو سجدے میں تھا سحر
یوں عمر بھر کی ساری قضا کیں ادا ہوئیں



آیا ہے ان کا نام تو نکہت فزا ہوئیں
سائیں مری تمام ہی محو شنا ہوئیں

کس کس کا ذکر ہو بھلا کس کس کا شکر ہو؟
جو نعمتیں کہ ان کی بدولت عطا ہوئیں

توبہ کے واسطے جو مرا دل جھکا کبھی
آن غوش ہانے رحمت غفار وا ہوئیں

وہ موتیوں میں رحمت بیزاد کے داخل گئیں
بوندیں سب آنسوؤں کی جو صرف دعا ہوئیں

وجہِ رشکِ پیغمبر اُس ہیں وہ
باعثِ فخرِ آلِ عبدِ مناف

آپ نے خود دکھا دیا چل کر
کس قدر حق کا راستہ ہے صاف



اُن کا مدحت نگار ہوں میں سحر
اُن کے مجھ پر ہیں بے حساب الافاف

درِ شمعِ ہدا ہے میرا مطاف
مثلِ پروانہ کر رہا ہوں طواف

سایہ تک بھی نظر نہیں آتا
اُن کا پیکر ہے کس قدر شفاف

ہیں وہی آشناۓ ذاتِ خدا
وہی اسرارِ حق کے ہیں کشف

ان سے بڑھ کر کریم ہو گا کون؟
دشمنوں کو بھی کر دیا ہے معاف

نہیں ہے کوئی بھی شے آپ کے لئے مشکل
جو آپ چاہیں خزان بھی بہار ہو جائے

ملے جو آپ کے قدم کی خاک کہیں
یہ دل یہ جاں مری اس پر ثمار ہو جائے

بھلا کہاں وہ غریب الوطن رہے گا کبھی
کہ جس کا شہر محمد دیار ہو جائے

جو آنکھ گندہ خضرا کو دیکھ لے اک بار
بصارت اس کی تحری بے کنار ہو جائے



شناگروں میں جوان کے شمار ہو جائے
تو ہم پر رحمت پور دگار ہو جائے

روان جوان کی سواری ہو جانب معراج
تو کہکشاں بھی سفر کا غبار ہو جائے

کوئی جو نام پکارے حضور کا دل سے
بجنور میں ڈوٹی کشتی بھی پار ہو جائے

جو پشمِ رحمت عالم کا اک اشارہ ہو
علاج گردشی لیل و نہار ہو جائے

عرش پر تشریف لائے شاہ دیں
وجد میں کون و مکان دیکھا کئے

نذر کی جب نعمت میں نے اے سحر
رشک سے سب مدح خواں دیکھا کئے



یوں ہم ان کا آستان دیکھا کئے
جیسے جنت کا سماں دیکھا کئے

سامنے تھا روضہ شاہ عرب
حاصل عمرروان دیکھا کئے

ان کے نقش پائے انور دیکھ کر
دیر تک ہم کھلکھلاں دیکھا کئے

سبز گنبد تھا ہمارے روپرو
دھوپ میں اگ سائبان دیکھا کئے

بَالْ وَ بُوزُرْ وَلِمَانْ كُو جو بخشا تھا
وہی یقین وہی اعتقاد دیں مجھ کو

عطای کریں مجھے خاک اپنے آستانے کی
نہ مال حجم نہ زر کیقاد دیں مجھ کو

میں گھر چکا ہوں بہت جمل کے اندریوں میں
برائے فکر و نظر احتماد دیں مجھ کو

مزاتو جب ہے سناوں میں اُن کی نعمت اُن کو
اور اس کو سن کے سحر خود وہ داد دیں مجھ کو



نہیں کچھ اور فقط اپنی یاد دیں مجھ کو
رو حیات میں یہ رہت و زاد دیں مجھ کو

سدرا قریب رکھیں مجھ کو اپنے قدموں کے
اے شاؤ دیں! مرے دل کی مراد دیں مجھ کو

یہی ہے آرزو میری اے سید کونیں!
غم جہاں نہیں ، فکرِ معاد دیں مجھ کو

مجھے ہو مرتبہ آل پاک کا عرفان
وہ آگئی اے شہ خوش نہاد دیں مجھ کو

حد سے بڑھ جائیں اگر دہر کے ظلم و ستم
کیوں نہ پھر دیکھیں گے ہم شہر نبیؐ کی طرف

کب بلاوا ہو حیران کی جانب سے ہمیں
ہے ہماری چشم نم شہر نبیؐ کی طرف



رجتیں ہیں م بہم شہر نبیؐ کی طرف
عام ہے لطف و کرم شہر نبیؐ کی طرف

آئی استقبال کو رحمت حق کی ہوا
جب اٹھے میرے قدم شہر نبیؐ کی طرف

صرف زمیں ہی نہیں سجدہ تعظیم میں
ہے نلگ کا سر بھی خم شہر نبیؐ کی طرف

امن، لام، عافیت، خیر، سکون، آشتنی
ہو گئے ہیں سب بہم شہر نبیؐ کی طرف

میں جہاں بھی رہوں مسافر ہوں
میرا اصلی وطن مدینہ ہے

میرا موضوع فن یہی ہے تحریر
میری جانِ ختن مدینہ ہے



نورِ حق کی کرن مدینہ ہے
چار سو ضوئیں مدینہ ہے

رحمتیں ہر طرف برستی ہیں
رحمتوں کا چمن مدینہ ہے

اس سے بڑھ کر مقام کیا ہوگا؟
شہرِ شاہِ زمُن مدینہ ہے

رنگِ جنت بھی عکس ہے اس کا
رشکِ باغی عدن مدینہ ہے

کیونگر نہ منور در و دیوار ہوں اس کے
دنیا سے اندر ہیرا ہے ہنا شہر نبیا سے

یہ میرے خیالات جو ہیں روشن و تاباں
پائی ہے مرے دل نے ضیا شہر نبیا سے

وہ کیف وہ خوشبو وہ سرور اور وہ مستی
فردوس کی ملتی ہے فضا شہر نبیا سے

میں نعت نگاروں میں جو شامل ہوں حرج آج
مجھ کو ہے یہ اعزاز ملا شہر نبیا سے

مل جائے گا جنت کا پتا شہر نبیا سے
ہو کر کبھی آؤ تو ذرا شہر نبیا سے

جو رحمت حق کا ہو طلبگار وہ آئے
آتی ہے مسلسل یہ صدا شہر نبیا سے

شاید ہے یہ سرکار کی جانب سے بلاوا
مہکی ہوئی آتی ہے ہوا شہر نبیا سے

میں شدت حالات سے مایوس نہیں ہوں
ہر درد کی ملتی ہے دوا شہر نبیا سے



یہاں آب و ہوا میں ذائقہ ہے باغ جنت کا
اگر رہنے کے کوئی شہر ہے قابل مدینہ ہے

نقطہ اہل زمیں ہی کا نہیں یہ مرکز محور
فرشتوں کی بھی جنمی ہے جہاں محفوظ مدینہ ہے

جہاں کی زندگانی ہے اسی کے دم سے وابستہ
جہاں ہے جسم کویا اور اس کا دل مدینہ ہے

یہی شام و سحر کہتی ہے گردش آسمانوں کی
کہ اس گردش کا کوئی ہے اگر حاصل مدینہ ہے



جہاں کے چہرہ رنگیں پہ کویا تمل مدینہ ہے
کہ زیب و نیت دنیائے آب و گل مدینہ ہے

ہے رو میں کشتنی عمر رواں ساحل مدینہ ہے
سفر میں ہوں مسلسل اور مری منزل مدینہ ہے

جہاں دکھ درد ہو جاتے ہیں سب زائل مدینہ ہے
کوئی مشکل نہیں رہتی جہاں مشکل مدینہ ہے

نہ کیوں اُتریں فرشتے آسمان سے صاف بصفہ رم
کہ نورِ جلوہ تقدیس کا حامل مدینہ ہے

مذینہ چھوڑ کر جاؤں کہاں میں؟
مرے ہر غم کا چارہ سامنے ہے

تھر اک مرتبہ دیکھا تھا جس کو
وہی جلوہ دوبارہ سامنے ہے



مقدار کا ستارہ سامنے ہے
مذینے کا نظارہ سامنے ہے

قصیدہ پڑھ رہا ہوں شاہ دیں کا
ہر اک قرآن کا پارہ سامنے ہے

گنہ ملنے لگے اک ایک کر کے
وہ رحمت کا اشارہ سامنے ہے

نہیں میں ڈوب سکتا بھر غم میں
کرم کا وہ کنارہ سامنے ہے

بھلا اس کے مکنؤں کو نہ خود پرناز ہو کیونکہ
کہ ساری نسبتوں سے بڑھ کے ہے فہمت مدینے کی

رچی ہے جو فضاوں میں بسی ہے جو ہواوں میں
ہے باغِ خلد سے بڑھ کر کہیں نکھت مدینے کی

برستی ہے اسی اہم کرم سے رات دن بارش
زنے بھر پہ ہے چھائی ہوئی رحمت مدینے کی

جھکا جاتا تھا جب دل بھی ہمارا ساتھ سجدوں کے
بیان ہم کرنہیں سکتے وہ کیفیت مدینے کی

قدم جب تک نہ آئے آپ کے یہ شہر تھا یہ شب
قدم جب آپ کے آئے بڑھی عزت مدینے کی

مرے مددوں کو محبوب ہے جب شہر یہ دل سے
تو لب پر کیوں نہ ہو شام و تحریم دحت مدینے کی



کے یہ علم کیا ہے شوکت و رفتہ مدینے کی؟
خدائے پاک کو معلوم ہے عظمت مدینے کی

مری ہر سانس میں ہے موجز نکھت مدینے کی
مرے دل کی ہر اک دھڑکن میں ہے الفت مدینے کی

میں اس کے ذرے ذرے پر کروں قربان جاں اپنی
مرے دل میں چھپی ہے اس قدر چاہت مدینے کی

تمنا اس کو جنت دیکھنے کی پھر نہیں رہتی
کھلی آنکھوں سے جس نے دیکھ لی جنت مدینے کی

سگِ کعبہ نصب کرنے کا شرف جن کو ملا
بولتے ہیں کیسے ان ہاتھوں میں کنکر دیکھئے

ڈھونڈیے ان کی شنا کو روشنائی نور کی
اور لکھنے کے لئے جریل کا پر دیکھئے

مدھت خیر الورثی سے حرف سب معمور ہیں
غور سے آیات قرآن منور دیکھئے

سانس لیتا ہوں مدینے کی فضائے پاک میں
بخت میرا دیکھئے میرا مقدر دیکھئے

دو جہاں کی نعمتیں دامن میں بھر جائیں تحر
آستان پاک کا سائل تو بن کر دیکھئے

اس طرح بام و در شہر پیغمبر دیکھئے
ایک اک ذرے میں عکس مہر انور دیکھئے

یوں گھلی آنکھوں کو ہرگز تاب نظارہ نہیں
روضہ پر نور کو بادیدہ تر دیکھئے

جننتیں قربان ہیں اس جلوہ زار نور پر
گندب خضرا کا جاں پر وہ منظر دیکھئے

اب بھی یوں محسوس ہوتا ہے وہ ہیں محو خطاب
مسجد سرکار کے محراب و منبر دیکھئے



جس کو تلاش نکھلت با غ جناب کی ہے
طیبہ وہ آئے سینے میں اپنے بسانے خلد

دیکھا ہے میں نے گنبد خضرا کو بار بار
کیونکر نہ آنکھ میں مری آ کر سانے خلد

خواہش مری یہی ہے، تمنا یہی سحر
خاکِ مدینہ چاہئے مجھ کو بجا نے خلد



جو چاہتا ہو جانتا آب و ہوانے خلد
آنے رہے مدینے میں دیکھئے فضا نے خلد

شرما نے جس سے روشنی مہر و نجوم کی
خاکِ حرم میں ہے وہ طلوع نصیانے خلد

پائے نبی کی خاک کا رتبہ نہ پوچھئے
ذرہ ہر ایک اس کا ہے کویا بنائے خلد

جنت سے بزمِ مددت سرکار کم نہیں
ہر مدح خواں ہے طائر نغمہ سرانے خلد

یہ کس کی خاک نقشِ پامری پلکوں نے ہے چون؟
ستاروں کا اجالا میری آنکھوں میں سمایا ہے

حر عشق شہ لولاک محور ہے مرے فن کا
جبن کر گنگ و خوبی میری نعمتوں میں سمایا ہے



یہ کیسا نور طیبہ کی فضاؤں میں سمایا ہے!
اجالا ہی اجالا ہے جو ذروں میں سمایا ہے

مرے دل پر ہوا ہے ثبت نقشِ گنبدِ حضرتی
مدینے کا نثارِ میری سانسوں میں سمایا ہے

مری دنیا میں محشر تک کبھی شب ہو نہیں سکتی
کہ طیبہ کا سوریا میری صحبوں میں سمایا ہے

نلک سے بڑھ کے ستاروں کا نور ہے جس میں
اک ایسی کاہش ہے حضورؐ کے در پر

آخر بھلا مری کیا حیثیت یہاں تھا
یہاں تو ایک جہاں ہے حضورؐ کے در پر



کہاں دن میں زباں ہے حضورؐ کے در پر؟
ہمارا آخر یہاں ہے حضورؐ کے در پر

گراں ہے دولتِ کونین سے کہیں بڑھ کر
جو ایک اشک روائ ہے حضورؐ کے در پر

ہے جس میں تکہتِ ایمان بھی رنگِ ایقان بھی
نضا وہ رشکِ جناں ہے حضورؐ کے در پر

گردش ارض و سما کیا چیز ہے؟
مرکو ارض و سما کو دیکھتے

نعت پڑھتے رو برو ان کے سحر
رتۂ حرفا شنا کو دیکھتے



جلوہ شمسِ انجی کو دیکھتے
کاشِ ہم بدر الدجی کو دیکھتے

ہم بھی دربارِ نبی میں بیٹھ کر
آپ کے حسنِ ادا کو دیکھتے

نورِ کن کا جلوہ گر ہے ہر طرف
کاشِ ہم اہلِ کسا کو دیکھتے

درکار مستقل ہے مجھے سرمهہ نظر
خاکِ در جیبِ خدا لے کے جاؤں گا

ظلمت سے دور کا بھی تعلق نہ ہو مرا
شمعِ حرم کی دل میں ضیالے کے جاؤں گا

ماتھے پہ ناج بن کے سدا جور ہے تحر
ونقشِ پائے شاہزادی لے کے جاؤں گا



شہرِ نبیؐ کی آب وہا لے کے جاؤں گا
آیا ہوں اب تو دل کی دوا لے کے جاؤں گا

روشن یہ دل ہے گنبدِ خضرا کے نور سے
اس آئنے کی ساری جلا لے کے جاؤں گا

جو والہانہ پن سے ہے روشن کو چھورہی
سانسوں میں اپنی موجِ صبا لے کے جاؤں گا

مل جائے بس غلامی سرکار کی سند
اپنی عقیدتوں کا صلمہ لے کے جاؤں گا

کونیں میں ہے اس کی شعاعوں کا اجالا
وہ مشعلِ رحمت جو مدینے میں جلی ہے

کی خون کے پیاسوں کو عطا نام معافی
یہ رسم زمانے میں نقط ان سے چلی ہے

ہر کوش سے آتی ہے سحر غلد کی خوبیو
جنت کی گلی ہے کہ مدینے کی گلی ہے



اک عمر عقیدت کی جولودل میں پلی ہے
بے ساختہ آج آنکھ کے اشکوں میں ڈھلی ہے

رشک آتا ہے مجھ پر مہ و انجم کی ضیا کو
خاک آپ کی دلیز کی جورخ پلی ہے

شیر بیناں گلتی ہیں میرے کام و دہن میں
نام ان کا لبوں پر ہے کہ مصری کی ڈلی ہے

انجاز ہے یہ ذکر شہ کون و مکاں کا
ہر گردشِ لایم مرے سر سے ٹلی ہے

کہاں پھرتے رہیں گے مارے مارے
نہ اپنے در سے ہم کو دور کئے

مقابل ہے تحر طیبہ کا جلوہ
نظر کو نور سے معمور کئے



ہماری سمت چشم نور کئے
ہمارے دل کو رہک طور کئے

ہمیں بھی اذن دتے حاضری کا
شگفتہ یوں دل رنجور کئے

سدا واسٹہ دربار ہوں ہم
ہماری عرض یہ منظور کئے

آپ کی ہستی سے یوں سب رحمتیں ہیں مسلک
جیسے ہو قرآن سے آیات کی وابستگی

روضہ سرکار پر تو ہے جمال عرش کا
عبد کی معبد سے ہے دامنی وابستگی

ہو گیا انوار کا مرکز گریبانِ سحر
ان کے دامن سے جو روز و شب ہوتی وابستگی



آپ کی دلیل سے جو ہے مری وابستگی
ہے مری جان اور میری روح کی وابستگی

آپ کے در سے نہیں کوئی نہیں وابستگی
ہے ازل کے روز سے قائم مری وابستگی

خاک کے ذرے نہ کیوں ہوں رشکِ ماہ و کہکشاں
آپ کے نقشِ قدم سے جب ہوتی وابستگی

آستانِ پاک سے نسبت نہیں ہے نام شے
دین و دنیا میں ہے یہ سب سے بڑی وابستگی

ان کی دلیل پر ہے جھکا میرا سر
سامنے ہیں مرے بکر اس فعتیں

عرشِ اعظم سے رکھتی ہیں نسبتِ حر
گنبدِ بزر پر سائبان فعتیں



آسمان پر بھلا وہ کہاں فعتیں
جو ہیں ان کے سرِ آستاں فعتیں

ماہ و اشتم کو بھی وہ میر نہیں
ان کے قدموں کا ہیں جونشان فعتیں

خاک طیبہ کی کیا عظمتیں ہوں بیاں؟
رشک سے دیکھتی ہیں جہاں فعتیں

راتِ دن ہو جو مصروف ذکر نہیں
کیوں نہ پائے گی ایسی زبان فعتیں

شرابِ عشقِ نبیؐ سے ہے روح میں مستی
ہمارے ہاتھ میں جامِ طہور آجائے

لکھنے نہ نعتِ نبیؐ کے سوا کوئی بھی حرف
مرے قلم کو سحر وہ شعور آجائے



کبھی جو سامنے وہ رہک طور آجائے
ہماری آنکھ میں جنت کا نور آجائے

مدینہ دیکھ کے کیف و سرور آجائے
قرارِ حجھ کو دل ناصور! آجائے

سرایک بار بھکتے آپؐ کے جو قدموں میں
تو بندگی کا سلیقہ حضور! آجائے

بھروسہ نا خدائے دہر کی رحمت پہ ہے جن کو
وہ طوفان بلا میں بھی کنارا دکیجہ لیتے ہیں

سر محشر سحر کس کا کرم آواز دیتا ہے؟
گنہگاروں کو یہ کس نے پکارا؟ دکیجہ لیتے ہیں



چلو پھر سبز گنبد کا نظارہ دکیجہ لیتے ہیں
یہ جنت واپسی میں ہم دوبارہ دکیجہ لیتے ہیں

سعادت حاضری کی جن کو ملتی ہے مدینے میں
بلندی پر وہ قسمت کا ستارہ دکیجہ لیتے ہیں

تمنا جن کو بھی ہے آپ کے رخ کی زیارت کی
تلاوت کے لئے قرآن کا پارہ دکیجہ لیتے ہیں

خلد کی رنگت سمت آئے گی آنکھوں میں وہیں
گندم خپڑا تصور میں سجا کر دیکھنا

رحمت بے پایاں کیا ہے سید گونین کی
دیکھنا چاہو اگر طیبہ میں جا کر دیکھنا



اور بھی بڑھ جائے گا شوق زیارت اے سحر
اپنے گھر اک مرتبہ طیبہ سے آ کر دیکھنا

دل میں خوبیوںے درود اپنے بسا کر دیکھنا
روشنی یہ روح کے رخ پر سجا کر دیکھنا

رفعتیں عرشِ معلیٰ کی نظر آ جائیں گی
نقش پائے مصطفیٰ پر سر جھکا کر دیکھنا

روشنی چھا جائے گی سینے کے اندر چار سو
دل میں ان کی یاد کی شمعیں جلا کر دیکھنا

مل ہی جائے گا دلِ مظہر کو جیسے اک سکون
جالیوں پر حالِ دل اپنا سنا کر دیکھنا

شُعور و آگہی، ایمان و عرفان
ہمیں کسی عطاوں سے نوازا

ترپ اٹھے تھے محشر کی فضا میں
ہمیں کملی کی چھاؤں سے نوازا

یہ ہے احسان ان کا عاصیوں پر
کہ بخشش کی ہواوں سے نوازا

یہی ہے عظمت کردار ان کی
عدو کو بھی دعاوں سے نوازا

تمجمٰ درگزد الفت محبت
کرم کی سب ادواں سے نوازا

حَمْرَ اللَّهِ الْكَبِيرِ کی ہے یہ خاص رحمت
ہمیں ان کی شناوں سے نوازا



ہمیں طیبہ کی چھاؤں سے نوازا
خدا نے کن فضاوں سے نوازا

برستی ہیں جو ہم پر قطرہ قطرہ
کرم کی ان گھٹاؤں سے نوازا

دکھا کر گندید خضرا کا جلوہ
نظر کو کھکشاوں سے نوازا

یہ ساری روشنی ہے ان کے در کی
کہ سینے کو فضاوں سے نوازا

شہ لولاک کا اسم گرامی لب پہ آتے ہی
کوئی مشکل ہو، ہم بھوس میں آسان دیکھ لیتے ہیں

بیان غم تحریر کرنے کی کچھ حاجت نہیں ہم کو
ہمارے دل کا وہ حال پریشان دیکھ لیتے ہیں



غلام ان کے ورائے حدِ امکاں دیکھ لیتے ہیں
خزاں میں بھی وہ عکس بہاراں دیکھ لیتے ہیں

بھال گنبد خضرا نے بخشی ہے نظر ایسی
کہ ہم جس وقت چاہیں باغِ رضوان دیکھ لیتے ہیں

ارادہ ہو شہ والا کی جب مدحت سرائی کا
تو ہم بے ساختہ آیاتِ قرآن دیکھ لیتے ہیں

خیال آتا ہے ان کی خاک پا کے جب بھی ذروں کا
فلک پر ہم ستاروں کا چہ انداز دیکھ لیتے ہیں

ہے جس میں کوئی اندر ہر انہی و خم کوئی
ہمیں حضورؐ کا رستا دکھانی دیتا ہے

نگاہِ اہل وفا میں ہے رشکِ صد گلشن
تحر عرب کا جو صحراء دکھانی دیتا ہے



جمالِ گنبدِ خضرا دکھانی دیتا ہے
کہ رنگ و نور کا دریا دکھانی دیتا ہے

نلک پر جب بھی نظر آئے چودھویں کا چاند
ہمیں حضور کا چہرہ دکھانی دیتا ہے

پڑھا ہے غور سے قرآن پاک کو ہم نے
حضورؐ ہی کا قصیدہ دکھانی دیتا ہے

برابر ہیں یہاں شاہ و گدا ب
کسی سلطان کا یہ در نہیں ہے

تحر ہوں رحمت عالم کے در پر
مرے تابو میں چشم تر نہیں ہے



سوائے نامِ شہاب پر نہیں ہے
مصاحب کا مجھے کچھ ڈر نہیں ہے

لکھوں کیسے قصیدہ آپ کا میں؟
قلم جریل کا شہر نہیں ہے

نضا کچھ اور ہے شہرِ نبی کی
کسی جنت کا یہ منظر نہیں ہے

موجز ان آنکھ میں میری یہ نہیں ہیں آنسو
یہ درودوں کے چھکلتے ہوئے پیانے ہیں

نعتِ کوئی ہے تحریکِ عشقِ نبیؐ کا اظہار
میرے اشعار نہیں شوق کے افسانے ہیں



یہ ہر اک سمت جو دیوانے ہی دیوانے ہیں
شمعِ عشق شہہ لواک کے پروانے ہیں

دل ہے مینائے محبت تو نظرِ ہیشہ شوق
پلتے پھرتے ہوئے یہ عشق کے میخانے ہیں

آپؐ چاہیں تو انہیں رشک بہاراں کر دیں
دل و گرنہ یہ ہمارے جو ہیں ویرانے ہیں

کیسی کیسی ہیں تمنائیں قدم بوئی کی
کاش تم سینکڑے زوار میں آکر دیکھو

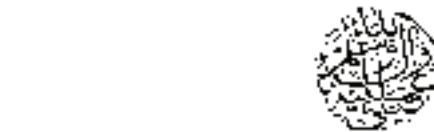
رحمتیں کیسے سحر ملتی ہیں آگے بڑھ کر
شہزادے لولاک کے دربار میں آکر دیکھو



سایہ روضہ سرکار میں آکر دیکھو
غلد کو ان کے چن زار میں آکر دیکھو

باغ فردوس سے بھی بڑھ کے ملے گی تسلیں
دامن سپہ امداد میں آکر دیکھو

کیسے مٹتے ہیں گناہوں کے اندر ہیرے دل سے
ایک دن قریبے انوار میں آکر دیکھو



میں نے آہوں سے اپنی جو دیں دشکیں
جالیوں پر ہوئیں جاگزیں دشکیں

ان کی خاک قدم بھی دھڑکنے لگی
میری پلکیں جو دیتی رہیں دشکیں

ارض طیبہ پر تھا میں جو سجدہ کنائ
عرش پر دے رہی تھی زمیں دشکیں

کھل ہی جائے گا باب قبول ایک دن
دے رہی ہے مسلسل جیسیں دشکیں

ذرہ ذرہ تھا وقف سماعت سحر
آنسوؤں نے مرے جب بھی دیں دشکیں

جس میں جذبہ ہو عشقِ احمد کا
وہ گریبانِ چاک ہو جاؤں

نعتِ سرورِ شر ہو جس کا سحر
میں وہی شاخ تاک ہو جاؤں



ان کے قدموں کی خاک ہو جاؤں
میں گناہوں سے پاک ہو جاؤں

سبرِ گند بے سامنے میرے
میں ہمہ اشہاک ہو جاؤں

چھوڑ کر ان کا آستانِ کرم
کس لئے میں بلاک ہو جاؤں؟

ہمیں کیا حشر کی گرمی ستائے؟
کرم کے ہر کی گلباریاں ہیں

تھر یاد نبی دل میں بسا لو
اگر جینے میں کچھ دشواریاں ہیں



مری آنکھوں میں جو ضوباریاں ہیں
یہ ان کے ذکر کی سرشاریاں ہیں

کبھی ہوگا نہ خوابیدہ مقدر
اگر آنکھوں میں شب بیداریاں ہیں

نقطِ عشق نبی سے دور ہوں گی
یہ جتنی روح کی بیماریاں ہیں

گھبرا گئے جو حشر کی گرمی کو دیکھ کر
ان کی نظر سحابہ کرم پر بخوبی

لکھنے لگا جونعت کے اشعار میں سحر
خوبصورتی ایک نوک تلمیز پر بخوبی



صد رہک گلستانِ ارم پر بخوبی
میری نگاہ بابِ حرم پر بخوبی

لاائق نہیں وہ عشق رسالتنا ب کے
جن کی نگاہ جاہ و چشم پر بخوبی

میری نظر کو خلد بریس کی تلاش تھی
دیکھا تو ان کے نقشِ قدم پر بخوبی

اہل دل کو سیرت آپ کی
مقصدِ حیات ہو گئی

اہل بیت کی ولا تحریر
کشتی نجات ہو گئی



جب عیاں وہ ذات ہو گئی
ظالمتوں کو مات ہو گئی

حق کے آئنے میں ان کی ذات
پر تو صفات ہو گئی

ان کے رخ سے صبح کا ظہور
گیسوں سے رات ہو گئی

ان کے در پر لب کہاں ہے؟
آنسوں میں بات ہو گئی

ان کے روشنے کے دیوار و دردیکھ کر
ہم کو گلزار جنت کی یاد آگئی

لب پ نامِ محمد کی خوبصورت
دیر تک میری سانسوں کو مہکا گئی



ہر طرف رحمتوں کی گھٹا چھا گئی
آپ تشریف لائے بہار آگئی

آپ کے ہم سے دنیا منور ہوئی
جبکہ کی ظلمتوں سے تھی گھنا گئی

ہم کو احساس طیبہ میں آکر ہوا
زندگی اپنے مفہوم کو پا گئی

گنبد سبز کی سرمدی روشنی
دل کے آئینہ خانے کو چکا گئی

آپ کے لف کے طفیل انس
نچ گئے باہمی تصادم سے

اک اشارہ نگاہِ رحمت کا
کشتمیاں پار ہوں تلاطم سے

اب بھی سیراب ہو رہا ہے جہاں
رحمتوں کے بسیط تلزوم سے

ان کی الفت یقین ہے کیسر
جس کا رشتہ نہیں توہُم سے

آشکارا ہے نعتِ شاہِ ام
بلبلوں کے حسین ترنم سے

لف جب ہے کہیں وہ محشر میں
اے سحرِ ہم بہت ہیں خوش تم سے

پھول کھلتے ہیں اک تبّم سے
اے شہ دیں؟ ترے تکلم سے

دیکھ کر نقشِ پا کی تنویریں
چاند سورج ہونے ہیں گم سم سے

سانس یقین ہیں صح کی کرنیں
شاہِ بطيحا! ترے تبّم سے

خون کے پیاسوں کو بھی پناہ ملی
رحمتِ کل! ترے ترجم سے



اپنے تو خیران کے کرم سے ہیں فیضیاب
غیروں کو بھی حضورؐ سے نیچیں دنا ملا

دیکھا ہے ہم نے گنبد خضراً قریب سے
منظر یہی تو محور ارض و سما ملا

بے ساختہ و ہیں مری جھکتی گئی جیں
ان کا جہاں جہاں بھی مجھے نقش پا ملا

یوں تو سحرِ خدا کے ہیں انعام بے شمار
لیکن میں خوش ہوں مجھ کو شعورِ شنا ملا

صد شکرِ مصطفیٰ سا ہمیں رہنا ملا
جن کے طفیل ہم کو خدا کا پتا ملا

انسانیتِ حضورؐ کی احسانِ مند ہے
انسانیت کو آپؐ سا درد آشنا ملا

ہم نے پڑھا ہے غور سے قرآن پاک کو
ایک ایک حرفاً آپ کا مدحت سرا ملا

اصحابُ وآلِ بیتؐ ہیں کس درجہ خوش نصیب
جن کو جمالِ قربؐ شہہ انبیاء ملا



جلائیں اپنے حصے کے دیئے ہم
جہاں سے کچھ تو ہوگی تیرگی کم

مہلتا ہے گلستان مدینہ
نہیں ہوگی کبھی یہ نازگی کم

جن آنکھوں نے ہے دیکھا بزرگنبد
کبھی ہوگی نہ ان کی روشنی کم

جبیں پر ہے سحرِ خاکِ مدینہ
نظر میں ہے مری ناج شہی کم

جو یہ سوچیں تو ہوتی ہے خوشی کم
کہ ہے عشقِ نبی کو زندگی کم

غلامانِ ہبہ اہمار ہیں ہم
نہیں ہوگی ہماری سروری کم

ہمارا سانس لینا ہے عبادت
کبھی ہوتی نہیں یہ بندگی کم

نظر کے روپو ہے حسنِ طیبہ
مگر ہوتی نہیں ہے تشقی کم



اسی کی ذات نے پیغمبری کے
کیا ہے ختم سارے سلسلوں کو

آخر دامن بھرے گا کیوں نہ میر؟
نوازا خوب جس نے سائلوں کو



وہ جس نے رہ دکھانی تاقلوں کو
قریب اس نے کیا ہے منزلوں کو

اسی کی ذات حق کا آئندہ ہے
کہاں عرفان اس کا جاہلوں کو؟

کیا ہے چاند کو دو نیم جس نے
اسی ہستی نے جوڑا ہے دلوں کو

بنائے خون کے پیاسے بھائی بھائی
منا ڈالا دلوں کے فاصلوں کو

ہمیں طاعتِ سکھائی ذاتِ حق کی
کیا ہے تابع فرمان تو نے

منایا ظلم کے ہر اک نشان کو
دکھائی عدل کی میزان تو نے

شعور و آگہی کی روشنی دی
ہمیں حق کا دیا عرفان تو نے

حر کو نعمت کی توفیق دے کر
عطای کی ہے سخن کی جان تو نے

نوaza جو شہہ ذی شان! تو نے
ہمیں دی دولتِ ایمان تو نے

کیا ہے ہم پہ یہ احسان تو نے
ہنا ڈالا ہمیں انسان تو نے

رزکول جس میں آسکتا نہیں کچھ
ہمیں بخشنا ہے وہ ایمان تو نے

ہوا پیغام سارا نقشِ دل پر
سنایا اس طرح قرآن تو نے



مژده راحت ہے ہر غم کے لئے
نامِ نامی آپؐ کا خیرالبشر

ذرہ ذرہ کائناتِ دھر کا
ورد کرتا ہے سدا خیرالبشر

لب پہ میرے ہے درودوں کی بھار
دل سے آتی ہے صدا خیرالبشر

جمگا اٹھے ہیں کاغذ پر حروف
جب سحر میں نے لکھا خیرالبشر

چشمِ رحمت ہو سدا خیرالبشر!
آپ ہی ہیں آسرا خیرالبشر

کس قدر اونجی ہے شانِ مصطفیٰ
مرتبہ ہے کیا بڑا خیرالبشر

آپؐ ہی کے پیکر انوار میں
آدمیت کو ملا خیرالبشر

عزت و عظمت بڑھی انسان کی
جب ہونے جلوہ نما خیرالبشر



بادہ عشق سرکار سے
پُر یہ دل کا سو چاہئے

ان کے پیغام کی روشنی
کو بہ کو سو بہ سو چاہئے

نکھلت حب شاہد ہدمی
اے تحریموبہ موبہ چاہئے

زیست میں گر نمو چاہئے
آپ کی آرزو چاہئے

عشق کو بندگی کے لئے
آنسوں سے وضو چاہئے

جس میں گرمی ہو ایمان کی
وہ رکوں میں لہو چاہئے

ہم کو گلزار جنت میں بھی
بانغ طیبہ کی بو چاہئے





دھر میں وہ شہہ بے نظیر آپ ہیں
جو امیری میں بھی ہیں فقیر آپ ہیں

اور کس کو بھلا مرتبہ یہ ملا؟
یعنی محبوب رب قدر آپ ہیں

خیر و شر سے جنہوں نے کیا آشنا
وہ بشیر آپ ہیں وہ نذیر آپ ہیں

روشنی جن کی پھیلی ہے دارین میں
ایک ایسے سراج منیر آپ ہیں

آپ کے دم سے مجھے ہیں دونوں جہاں
رہک عنبر ہیں رہک عمر آپ ہیں

سلسلہ ختم جن پر ہدایت کا ہے
وہ رسول و نبی اخیر آپ ہیں

آپ خیر الباریہ ہیں خیر البشر
خیر کل آپ خیر کثیر آپ ہیں

آپ کے در پہ بیٹھے ہیں شام و تھر
بے سہارا ہیں ہم دشیر آپ ہیں

کہہ رہا ہے خطبہ حج الوداع
ایک اُمی پر فصاحت ختم ہے

دشمنوں کے واسطے بھی ہے دعا
آپ پر فیضانِ رحمت ختم ہے

یہ شبِ معراج کہتی ہے سحر
عرش کی انساں پر رفت ختم ہے

عزت و شانِ رسالت ختم ہے
آپ پر ساری نبوت ختم ہے

اک ائیں پر سب امانت ختم ہے
ایک صادق پر صداقت ختم ہے

آنہیں سلتا کوئی ان سا کبھی
اک بشر پر ساری عظمت ختم ہے

کوئی ان کے درستے خالی کب گیا؟
اک سجنی پر سب سخاوت ختم ہے



سیرت پاک کو دیکھیں جو کتاب حق میں
رحمتوں کا ہمیں اک تلزمِ زخار ملے

جس قدر دیکھا ہے محشر میں گنہگاروں کو
سب کے سب ان کی شفاعت کے طلبگار ملے

سارے نبیوں میں فقط آپؐ ہی کا حصہ ہیں
شبِ معراجِ خدائی کے جو اسرار ملے

آپؐ کی سیرتِ اقدس پر عمل ہو تو تحر
حسین گفتار ملے خوبی کردار ملے

عشقِ سرکار کا ہم کو بھی یہ معیار ملے
نکرِ بوذرؓ دم سلمان، دلِ عمار ملے

دل کی آنکھوں سے جو دیکھا ہے مدینہ ہم نے
ہر طرفِ خلد کے انوار ہی انوار ملے

جس طرف نکلے مدینے کے گلی کو چوں میں
ہر قدم پر ہمیں فردوس کے آثار ملے

زندگی میں مری ہر سمتِ چرانا ہو جائے
خواب میں ان کا اگر جلوہِ ضو بار ملے



آپ کا پیکر رہا جب ہلہ انوار میں
کیوں نہ ہو پھر آپ کی ہستی کا سایہ روشنی

آگیا ان کا تصور میری آنکھوں میں سحر
جب بھی میرے ذہن میں اک لفظ آیا روشنی



ان کا چہرہ روشنی ان کا سر اپا روشنی
جس نے بھی دیکھا ہے ان کو وہ پکارا روشنی

روشنی ہی روشنی ہے چار سو پھیلی ہوئی
شبر طیبہ کا ہے جیسے ذرہ ذرہ روشنی

ان کا جو پیغام ہے وہ روشنی کا ہے پیام
ان کی باتیں روشنی ہیں ان کا لبج روشنی

کوئی کوشہ بھی نہیں مخفی جہاں کی آنکھ سے
ان کی عمر پاک کا ہے لمحہ لمحہ روشنی

یہ مصطفیٰ کے پسند کی اک کرامت ہے
جو بھینی بھینی سی خوبیوں کا ب دیتے ہیں

ہے اس سے خاکِ حرم کی چمک کہیں بڑھ کر
جو روشنی کہ مہ و آفتاب دیتے ہیں

سرخ جو اہلِ سُنْنَۃِ نَبِیٰ نے کئے کہیں اشعار
صلح خود ان کا رسالتِ تَبَّہٗ دیتے ہیں



ہماری زیست کی خاطر نصاب دیتے ہیں
نبیٰ خدا کی طرف سے کتاب دیتے ہیں

ہو جب بھی دھوپ غموں کی تو رحمتِ عالم
ہمارے سر پر کرم کا صحاب دیتے ہیں

یہ اور بات ہمارے نہ کان سن پائیں
سلام کا وہ ہمارے جواب دیتے ہیں

نبیٰ و آل نبیٰ پر درود بھیج کے ہم
خود اپنے آئندہ دل کو آب دیتے ہیں

مشعل ذکر روش رہے
ختم تیرہ شنی چاہئے

مدح سرکار عالم سحر
مقصد زندگی چاہئے



دل میں گر روشی چاہئے
شمع عشق نبی چاہئے

ذکر شاؤ ام کے لئے
آنکھ میں اک نبی چاہئے

جس میں ان کے ہوں نقش قدم
مجھ کو بس وہ گلی چاہئے

لہو کے پیاسوں کو زندگی کی دنائیں بخشیں
روائے رحمت بنی ردائے امین و صادق



سوائے ان کے کوئی بھی ہاوی نہیں ہمارا
کوئی بھی رزبر نہیں سوائے امین و صادق

انہی کا اب ذکر پاک دھڑکن کا ہے وظیفہ
ہیں اس طرح میرے دل پہ چھائے امین و صادق

ہر اک طرف ان کے نام کا نور موجز ن ہے
جہاں میں پھیلی ہے یوں ضیائے امین و صادق

کروں میں خوش قسمتی پہ جتنا بھی نازکم ہے
مرے لبوں پر جو ہے ثناۓ امین و صادق

سحر بناوں میں سُرمہ چشمِ خاکِ پا کو
اگر ملے مجھ کو نقشِ پائے امین و صادق

ریاضِ ہستی میں ایسے آئے امین و صادق
کہ ساتھ اپنے بہار لائے امین و صادق

زمانہ گم ہو چکا تھا عصیاں کی ظلمتوں میں
مثالِ مہتابِ جگمگائے امین و صادق

کوئی شرف اس سے بڑھ کے ہو گا بھلا جہاں میں؟
جسے ہیں دونوں جہاں برائے امین و صادق

ورق ورقِ مصحفِ مبین کا ہے عین شاہد
ادائے حق ہے ہر اک ادائے امین و صادق

اطاعتِ حق کا اور حُسنِ کمال کیا ہے؟
رضائے حق میں ہے گم رضائے امین و صادق

محشر میں عاصیوں کی نظر ہے حضور پر
سب کو کرم کی آس ہے اس سامبان سے

دنیا و دیس کا صرف سہارا وہی تو ہیں
وہ کیوں ہمیں عزیز نہ ہوں اپنی جان سے

گردا ب کا ہے خوف نہ طوفان کا ڈر کوئی
وابستہ ہیں جو آپ کے ہم بادبان سے

کیونکر سحر نہ مدح پر ان کی مجھے ہونا ز
کوئی بیان حسین نہیں اس بیان سے

نبوت ہوئی ہے جب سے شہزادائشان سے
رفعت میں بڑھ گئی ہے زمیں آسمان سے

حق تو یہ ہے کہ بعد خدا وجد ذوالجلال
برڑھ کرنہیں کوئی شہزادگون و مکان سے

اللہ کا کلام مقدس تھا ہو بہو
وہ لفظ جو ادا ہوا ان کی زبان سے

اپنے تو خیر اپنے پرانے ہیں فیضیاب
انسانیت کے سب سے بڑے مہربان سے



تاریکیوں میں بھلکا ہوا ہے جو آدمی
اس مسئلے کا حل ہے اطاعت حضور کی



سو فلسفوں کا ایک ہی حاصل ہے دوستو!
سرمایہ نجات ہے الفت حضور کی

بیٹھا ہوا ہوں گنبد خضرا کی چھاؤں میں
سایہ گلن ہے مجھ پہ عنایت حضور کی

ہونٹوں پہ میرے نام ہے ان کا کھلا ہوا
سانسوں میں ہے ابی ہوئی نکہت حضور کی

راہوں کے پیچ و خم کا مجھے خوف کچھ نہیں
منزل کی رہنا ہے محبت حضور کی

کیسے لکھوں میں مدح کسی اور کی تحر
میرے قلم کا ناز ہے مدحت حضور کی

دیکھے کوئی یہ شان یہ شوکت حضور کی
قوسمیں کا مقام ہے رفت حضور کی

روشن ہے ان کے نام سے ہر ذہن کا چراغ
ہر لوح دل پہ ثابت ہے عظمت حضور کی

دنیا و آخرت کا سہارا ہے ان کی ذات
دونوں جہاں پہ چھائی ہے رحمت حضور کی

شاہد ورق ورق ہے کتاب مبین کا
مدحت سرا ہے ایک اک آیت حضور کی

تاریخ دے رہی ہے گواہی یہ بار بار
انسانیت کا اوچ ہے سیرت حضور کی

بروز خش رجوبت خش کے ہم حصار میں ہیں
یہ ان کی پیشہ عنایت کا اک اشارہ ہے

انہی کا ذکر خدا کے کلام میں ہے سحر
شا انہی کی ہے قرآن کا جو بھی پارہ ہے



نبیؐ کے حُسْنِ تبسم کا استعارہ ہے
کہیں کلی کہیں جگنو کہیں ستارہ ہے

ثمار اس پہ بہشت بریں کے ہوں جلوے
جمالِ گنبدِ خضرا کا کیا نظارہ ہے !

مجھے تلاش اگر ہے تو خاکِ طیبہ کی
کہ بس یہی مرے درد و الم کا چارہ ہے

بھنور میں ہے مری کشتی تو خوف کیا مجھ کو
کہ ان کا نام مرے واسطے کنارہ ہے

دل ان کی خاکِ قدم سے چمک اٹھا ہے یوں
اس آئنے پہ غموں کا غبار کوئی نہیں

درِ نبیؐ کی گدائی بھی با دشائی ہے
میں مانگتا ہوں یہاں مجھ کو عار کوئی نہیں



صفاتِ ذاتِ نبیؐ کا شمار کوئی نہیں
کہ ایسا بحرِ رواں بے کنار کوئی نہیں

نضائے کلیدِ خضری کی کیفیت ہے اور
سر بہشت بھی ایسی بہار کوئی نہیں

سدابہار ہے سیرت کے حسن کی خوبیوں
یہ ایسا پھول ہے جس میں کہ خار کوئی نہیں

جہاں میں گردشِ دوراں سے نجحِ نجخنے کو
سوائے شہرِ پیغمبرؐ حصار کوئی نہیں

ہر از ہو جو ذات مقاماتِ عرش کی
دنیا کو کیسے علم ہو اس کے مقام کا؟

اک روشنی قلم سے مرے پھونٹنے لگی
اجاز ہے سحر یا محمدؐ کے نام کا



بس اک یہی علاج ہے مجھ تشریف کام کا
مل جائے ایک گھونٹ ہی کھڑ کے جام کا

چاروں طرف ہے بارش انوار سرمدی
میں ذکر کر رہا ہوں رسول انا م کا

خوبیوں میں رحمتوں کی بکھرنے لگیں وہیں
لب پر کھلا جو پھول درود و سلام کا

آسودگی، گنبد خضرا کے مقابل
کیا چیز بھلا سایہ گلزار ارم ہے

اعجاز ہے یہ رحمت عالم کی شنا کا
خوبصورت مطر جو مری نوک قلم ہے

ہے رشکِ مہ و مہرِ سحر اس کی تجلی^۱
سینے میں مرے دل ہے کہ فانوسِ حرم ہے



کیا عزت و اکرام ہے کیا جاہ چشم ہے!
چوکھت پر تری تاج سلاطین کا خم ہے

اپنے تو ہیں خیر اپنے مخالف کیلئے بھی
ہر دم جو کشاور ہے تزادت کرم ہے

وہ خاک نہ کیونکر ہو بھلا عرش کی ہمسر
جس خاک کی قسمت میں ترا نقشِ قدم ہے

شاید کہ قریب آئے ہیں آثارِ مدینہ
دل زور سے دھڑکا ہے مرا آنکھ جو نم ہے